بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۷ شوال ۱۳۸۹ھ - ۶ صلح ۱۳۴۹ ہش - ۶ جنوری ۱۹۷۰ء	نمبر ۵

رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دروازہ کھولنے والا

جماعتِ احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۸ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

جلسہ میں شریک ہونیوالے دُنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہزارہا احمدی احباب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے متعدد خطابات

پُرمعارف خطبہ جمعہ، نئی کتب کا تعارف، تحدیثِ نعمت کے طور پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اسکی برکتوں کا تذکرہ

(۴)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر پاکستان اور دُنیا کے دیگر مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہزارہا احمدی احباب کو اللہ تعالیٰ کی جو خاص رحمتیں اور برکتیں حاصل ہوئیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ احباب کو جلسہ کے تینوں دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زندگی بخش اور رُوح پرور خطابات سے مستفیض ہونے اور حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ کے پہلے دن — ۲۶ فتح (دسمبر) کو جمعہ کا مبارک دن تھا۔ اس روز صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے احباب سے خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کرائی (جس کی مختصر روداد ایک گزشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے) اسی روز ڈیڑھ بجے بعد دوپہر حضور اقدس نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اس طرح جلسہ پر تشریف لائے ہوئے ہزارہا احباب کو حضور کی اقتداء میں یہ نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نمازوں کے وقت وسیع و عریض جلسہ گاہ اور اس سے ملحقہ میدان کے قریباً تمام حصے نمازیوں سے پُر تھے اور بہت ہی ایمان افروز منظر پیش کر رہے تھے۔

پُرمعارف خطبہ جمعہ

نماز سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں حضور نے سورہ مائدہ کی آیت ۳ اور سورہ الحج کی آیات ۳۱-۳۲-۳۳-۳۷ اور ۳۸ کی تلاوت فرمائی اور ان کی نہایت لطیف اور پُرمعارف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اصولی طور پر ہمیں دو ایسی ہدایتیں دی ہیں جو اسلام میں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں (۱) حقوق اللہ ادا کرو۔ (۲) حقوق العباد ادا کرو۔ دراصل تمام حق تو اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو بندے کا کوئی حقیقی حق بنتا ہی نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے حقوق بھی قائم کئے اور انہیں ضروری قرار دیا۔

دراصل حقوق العباد علامات ہیں حقوق اللہ کی ادائیگی کی۔ ہم کسی انسان کا حق اِس لئے ادا نہیں کرتے کہ یہ اس کا ذاتی حق ہے بلکہ اس لئے ادا کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اسی نے بندے کا یہ حق قائم کر کے ہمیں اس کی ادائیگی کا حکم دیا ہے گویا بندوں کی تمام نیکی اور سعادت اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کریں۔ اس نے جن مقامات اور جن ہستیوں کو اپنا نشان قرار دیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ان کی عزت کریں۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود باجود اللہ تعالیٰ کا ایک زندہ نشان تھا اور حضور نے جلسہ سالانہ کو بھی شعائر اللہ قرار دیا ہے کیونکہ اس موقع پر ہم کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ محض خدا اور اس کے رسول کی باتیں سننے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہاں جمع ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں اسلام کے جن احکام پر خاص طور پر زور دیا ہے ان میں حقوق العباد کی ادائیگی بھی شامل ہے۔ حضور علیہ السلام نے جماعتِ احمدیہ میں داخل ہونیوالے

(باقی ملاحظہ فرمائیں صٗ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت شدید بخار کی وجہ سے تاحال بہت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ٭

ربوہ ۵ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دل کی کمزوری کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ٭

محترم مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الرشید باری سلمہا کا نکاح مسعود احمد صاحب چک ۲۱۹ ضلع لائلپور ابن چوہدری شاہ دین صاحب مرحوم کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۲۹ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹ء کو پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دُنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور اسے مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین ٭

محترم مولانا قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے ممتاز خادم محترم مولانا قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی ریٹائرڈ مربی سلسلہ ۲ ماہ صلح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲ جنوری ۱۹۷۰ء بروز جمعہ بوقت فجر (۵½ بجے صبح) لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جنازہ اسی روز سہ پہر کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ مرحوم کی نعش کو بہشتی مقبرہ کے قطعۂ مربیان میں سپردِ خاک کیا گیا۔ احبابِ جماعت محترم قریشی صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات اور آپ کے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا کریں۔

(تفصیلی نوٹ کل کے الفضل میں ملاحظہ فرمائیں)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ صلح ۱۳۴۹ ہش

رحمۃ للعالمین

(۲)

اس وقت واقعی موجودہ طریقے رائج نہیں تھے اور نہ ان کی ضرورت تھی مگر یہ ایک نظام تھا جس کے کئی ایک مرکز تھے۔ مثلاً روم میں بیٹھا ہوا ایک درویش اپنے مریدوں کو مختلف اطراف میں بھیج دیتا تھا وہ مرید بلا چون وچرا کئے بغیر کوئی زادِ سفر لئے جس حال میں ہوتا اس طرف چل پڑتا۔ یہی نہیں یہ مُرشد اکثر مریدوں کی تبدیلیاں بھی کرتے تھے۔ ایک درویش جب ایک جگہ کامیاب ہو جاتا تو اس کو کسی اور مقام پر بھیج دیا جاتا اور اس کے پہلے کام کو جاری رکھنے کے لئے کسی نئے مرید کو بھیج دیا جاتا۔ یہ ایک نہایت منظّم طریقِ کار تھا۔ البتہ بعد میں اس کام میں انتشار پیدا ہو گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مقامی لوگوں میں سے جو حضرت صاحب کے خلیفہ بنتے تھے ان میں سے سب یکساں طور پر مخلص نہیں ہوتے تھے وہ محض دنیا کے لئے کام کرنے لگے۔ ہوتے ہوتے یہ سلسلہ اس طرح بدنام ہوتا چلا گیا اور حقیقی تبلیغی مشن پیروں کی گدّیاں بن کر رہ گیا۔ جہاں اسلام کی تبلیغ کی بجائے میلے ٹھیلے لگنے لگے اور عرس منائے جانے لگے اور نذر ونیاز کو ذریعہ آمدنی تصور کیا جانے لگا۔ بزرگوں کے مزاروں یا اداروں کے ساتھ جو اراضی وغیرہ لگائی جاتی وہ گدی نشین پیر کی ملکیت بن جاتی۔ اور جو فلاح کا کام اس آمد سے ہونا چاہیئے تھا ان جھوٹے پیروں کی عیاشیوں میں صرف ہونے لگا۔ تاہم ہر جگہ ایسا نہیں ہؤا۔ بعض مقامات پر درویشوں کا حقیقی کام بھی چھوٹے بڑے پیمانے پر ہوتا رہا مگر حقیقی پیروں کے تتبع میں کئی قسم کے پیر فقیر پیدا ہو گئے جنہوں نے ہندوؤں اور عیسائیوں کے طریق اختیار کر لئے اور اسلامی صحت مند تعلیم کی بجائے اپنی تعلیم میں کئی قسم کے غیر اسلامی طریق داخل کر لئے۔

اس طرح مبلّغینِ اسلام دو متضاد گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک وہ جو شریعت کی پابندی کو لازمی قرار دیتے تھے اور دعاؤں پر حقیقی طور سے زور دیتے تھے۔ دوسرے وہ جنہوں نے شریعت کو ترک کر دیا اور خود ساختہ وظائف وغیرہ پر زور دیا جن کا اوڑھنا بچھونا بظاہر انکی کرامات تھیں لیکن حقیقت میں فریب اور مکاری کے طریق تھے جو نذر ونیاز کی بھنات کے لئے کئے جاتے۔ حقیقی پیروں کی اولاد مجاور بن بیٹھی اور اس نے آمد پر قبضہ جما لیا۔ ایسے لوگوں کو اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے کئی قسم کے کراماتی افسانے گھڑنے پڑتے اور ان کے مریدوں میں مقبول لوگ ان کا پراپیگنڈا کرتے رہتے۔ ان لوگوں میں اکثر شریعت کے منکر اور حقیقت کے داعی ہوتے تھے ؛

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

جب مرادیں حصول ہوتی ہیں
جب دُعائیں قبول ہوتی ہیں
جلسۂ ربوہ ہے نسیمِ بہار
کلیاں کِھل کِھل کے پھول ہوتی ہیں

کیا نُور ہے مسیحِ زماں کے دیار میں
ذرّات جگمگاتے ہیں۔ گرد وغبار میں
اِک سال سے چناب کا ساحل اُداس تھا
موجیں تڑپ تڑپ کے اُٹھیں انتظار میں
رُوح و ملائکہ کے اُترتے ہوئے جلوس
گونجے ہوئے ہیں زمزمے قُرب وجوار میں

تنویر

احمدی والدین کی خدمت میں

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری بنیادی طور پر والدین کے کندھوں پر ہے احمدی والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کے جگر گوشے کس حد تک تربیت یافتہ ہیں۔ خاص طور پر یہ جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لی ہیں ؟

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گھر بیٹھے دُنیا کی سَیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالَم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سَیر کا سامان کیجئے ؛

(مینیجر الفضل ربوہ)

دُعا اور اس کے آداب

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۳)

اس زمانہ میں بھی حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے طفیل آپ کا روحانی فیض بند نہیں ہوا۔ آپ کے فیضان نے ایک ایسے شخص کو چنا۔ جس کا قدم آپ کی اطاعت اور محبت میں اس مقام تک پہنچا۔ کہ ساری امت میں اور کسی کا نہ پہنچا تھا۔ سو اس نے اس فیضان سے بھی وہ حصہ لیا۔ جو اَور کسی نے نہ لیا تھا۔ پھر وہی دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ نظر آنے لگا۔ پھر وہی انقلاب برپا ہونے لگا۔ پھر اسی طرح خدا کا نور ہر سو پھیلنے لگا۔ پھر مُردے زندہ ہونے لگے۔ پھر اسلام میں جان آنے لگی۔ پھر وہ غالب آنے کے لئے آگے بڑھنے لگا۔ پھر کفر اور الحاد نے محسوس کر لیا۔ کہ اب ہماری خیر نہیں۔ یہ کون شخص تھا جو اتنا اونچا ہوا کہ اسکے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا باقی سب بونے نظر آنے لگے۔ جس کی دعاؤں نے وہ رنگ دکھایا۔ کہ پھر اس پیارے خدا کا چہرہ نظر آنے لگا۔ اور اس پیارے نبی کی شان ظاہر ہونے لگی۔ یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ اس پر خدا کی لا انتہار رحمتیں اور برکتیں ہوں

آپ کی دعاؤں کے کچھ نمونے تو میں اپنی گزشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر "منکرین ہستی باری تعالےٰ کے شکوک کا ازالہ" میں بیان کر چکا ہوں۔ کچھ نمونے یہاں دیتا ہوں جو آپ ہی کے الفاظ میں ہیں۔

(۱) "ایک دفعہ چندا سنگھ نام ایک سکھ پر بابت درختاں تحصیل بٹالہ میں ہماری طرف سے نالش درج کی گئی تھی کہ اس نے بغیر اجازت ہماری کے اپنے کھیت سے درخت کاٹ لئے ہیں۔ تب خدا نے میری دعا کرنے کے وقت میری دعا کو قبول فرما کر میرے پر یہ ظاہر کیا تھا کہ ڈگری ہوگئی۔ اور میں نے یہ پیشگوئی شرمپت کو بتا دی تھی۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ حکم کے وقت ہماری طرف سے عدالت میں کوئی حاضر نہ تھا اور فریق ثانی حاضر ہو گئے تھے۔ قریب عصر کا وقت تھا کہ شرمپت نے ہماری مسجد میں آکر تمسخر کے طور پر مجھے یہ کہا کہ مقدمہ خارج ہو گیا۔ ڈگری نہیں ہوئی۔ تب مجھ پر وہ غم گزرا جس کو میں بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ خدا کا قطعی طور پر کلام تھا۔ میں مسجد میں نہایت پریشانی سے بیٹھ گیا۔ اس خیال سے کہ ایک مشرک نے مجھے شرمندہ کیا اور میں اس کی اس خبر سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ قریب پندرہ آدمی کے ہندو اور مسلمان بٹالہ سے یہ خبر لائے تھے۔ اس لئے نہایت درجہ کا غم مجھ پر طاری تھا۔ اتنے میں غیب سے ایک آواز آئی۔ اور وہ نہایت رعب ناک آواز تھی۔ اس کے الفاظ یہ تھے۔

"ڈگری ہوگئی ہے مسلمان ہے"۔

یعنی کیا تو خدا کے کلام کو باور نہیں کرتا۔ ایسی آواز پہلے اس سے میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ میں مسجد کی طرف دوڑا کہ یہ بلند آواز کس کی طرف سے آئی۔ آخر معلوم ہوا کہ فرشتہ کی آواز ہے۔ یہ وہی فرشتے ہیں۔ جن سے آجکل کے اندھے آریہ انکار کرتے ہیں۔ تب میں نے اسی وقت شرمپت کو بلایا اور کہا کہ ابھی خدا کی طرف سے مجھے یہ آواز آئی ہے۔ اس پر اس نے پھر ہنس دیا اور کہا کہ بٹالہ سے ۱۵۔۱۶ آدمی آئے ہیں جو بعض ہندو، بعض سکھ اور بعض مسلمان ہیں اور ابھی بعض ان کے بازار میں موجود ہیں۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ سب جھوٹ بولیں۔ یہ کہہ کر چلا گیا۔ اور مجھے اس نے اس وقت ایک دیوانہ سا خیال کیا۔ رات میری سخت بے قراری میں بسر ہوئی۔ صبح ہوتے ہی میں بٹالہ گیا۔ تحصیل میں حافظ ہدایت علی تحصیلدار موجود نہ تھا۔ مگر اس کا سررشتہ دار متھرا داس نام موجود تھا جو اب تک زندہ ہوگا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا مقدمہ خارج ہو گیا۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ڈگری ہوئی۔ میں نے کہا قادیان کے پندرہ سولہ آدمی جو فریق مخالف اور اس کے گواہ تھے سب نے جا کر یہی بیان کیا ہے کہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ایک طرح سے انہوں نے بھی جھوٹ نہیں بولا۔ بات یہ تھی کہ تحصیلدار کے فیصلہ لکھنے کے وقت میں حاضر نہ تھا۔ کسی کام کے لئے باہر چلا گیا تھا یا شاید یہ کہا کہ میں پاخانہ پھرنے کے لئے چلا گیا تھا۔ اور تحصیلدار نیا آیا ہوا تھا اور اس کو پیچ در پیچ مقدمات کی خبر نہ تھی۔ اور فریق مخالف نے اس کے فیصلہ لکھنے کے وقت ایک فیصلہ صاحب کمشنر کا اس کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور اس میں صاحب کمشنر کا یہ حکم تھا کہ چونکہ یہ مزارع موروثی ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ اپنے اپنے کھیت کے درخت ضرورت کے وقت کاٹ لیا کریں۔ مالک کا اس میں کچھ دخل نہیں۔ تحصیلدار نے اس فیصلہ کو دیکھ کر مقدمہ خارج کر دیا۔ اور جب میں آیا تو مجھے وہ اپنا لکھا ہوا فیصلہ دیا کہ شامل مسل کر دو۔ میں نے پڑھ کر کہا کہ ان زمینداروں نے آپ کو دھوکا دیا ہے۔ کیونکہ جس فیصلہ کو انہوں نے پیش کیا ہے وہ صاحب فنانشل کے حکم سے منسوخ ہو چکا ہے۔ اور بموجب اس حکم کے مزارع موروثی ہو یا غیر موروثی بغیر اجازت مالک کے اپنے کھیت کا درخت نہیں کاٹ سکتا۔ اور میں نے مسل میں سے وہ فیصلہ ان کو دکھلا دیا۔ تب تحصیلدار نے فی الفور اپنا پہلا فیصلہ چاک کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا اور دوسرا فیصلہ ڈگری کا لکھا اور کل خرچہ مدعاعلیہم کے ذمہ ڈالا۔ فریق ثانی تو خوشی خوشی اپنے حق میں فیصلہ سنکر قادیان کو چلے گئے تھے۔ ان کو اس دوسرے فیصلہ کی خبر نہ تھی۔ اس لئے انہوں نے وہی ظاہر کیا جو ان کو معلوم تھا۔

غرض میں نے واپس آکر یہ سب حال شرمپت کو سنایا۔ اور مزار غان کو بھی اپنی جھوٹی خوشی پر اطلاع ہو گئی"۔

(قادیان کے آریہ اور ہم ۲۹/۳۲)

دُعا کی قبولیت کے متعلق پیشخبری کیسی عظیم الشان ہے۔ جب واقعہ اس کے خلاف بتایا گیا تو آپ کو کیسی گھبراہٹ ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے دوبارہ کیسا یقین دلایا۔ بالآخر خدا کی بات سچی ثابت ہوئی۔

(۲) "ہمارے ایک مخلص دوست مرزا محمد یوسف بیگ صاحب جو سامانہ علاقہ ریاست پٹیالہ کے رہنے والے ہیں اور ایک مدت دراز سے ہمارے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے وہ اس تعلق میں تمام عمر رہیں گے اور اسی میں اس دنیا سے گزریں گے ایک دفعہ ان کا لڑکا مرزا ابراہیم بیگ مرحوم بیمار ہوا تو انہوں نے میری طرف دعا کے لئے خط لکھا۔ ہم نے دُعا کی تو کشف میں دیکھا کہ ابراہیم ہمارے پاس بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بہشت سے سلام پہنچا دو۔ جس کے معنے یہی دل میں ڈالے گئے کہ اب ان کی زندگی کا خاتمہ ہے۔ اگرچہ دل نہیں چاہتا تھا تاہم بہت سوچنے کے بعد مرزا محمد یوسف بیگ صاحب کو اس حادثہ سے اطلاع دی گئی۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد وہ جوان غریب مزاج۔ فرمانبردار بیٹا باپ کی آنکھوں کے سامنے اس جہان فانی سے چل بسا"۔ (نزول المسیح ۲۲۸)

(۳) "ایک دفعہ ڈاکٹر نور محمد صاحب مالک کارخانہ ہمدم صحت کا لڑکا سخت بیمار ہو گیا۔ اس کی والدہ بہت بے تاب تھی۔ اس کی حالت پر رحم آیا اور دعا کی تو الہام ہوا

"اچھا ہو جائے گا"۔

اسی وقت یہ الہام سب کو سنایا گیا جو پاس موجود تھے۔ آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ لڑکا خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہو گیا"۔

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۰)

(۴) "ایک دفعہ ہمارے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں بہت خراب ہو گئی تھیں پلکیں گر گئی تھیں اور پانی بہتا رہتا تھا اور ہم نے دعا کی تو الہام ہوا

"برق طفلی بشیر"

یعنی میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ اس الہام کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالےٰ نے اس کو شفادی اور آنکھیں بالکل تندرست ہوگئیں۔ اس سے پہلے کئی سال انگریزی اور یونانی علاج کیا گیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ حالت بدتر ہوتی جاتی تھی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۰)

(۵) "ایک دفعہ ہمارے ایک مخلص دوست سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب تاجر مدراس کسی اپنی تشویش میں دعا کے خواستگار ہوئے۔ جب دعا کی گئی تو الہام ہوا۔

"قادر ہے وہ بارگہ جو ٹوٹا کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے"

یہ ایک بشارت ان کا غم دور کرنے کے بارے میں تھی۔ چنانچہ چند ہفتہ کے بعد ہی خدا تعالےٰ نے ان کو اس پیش آمدہ غم سے رہائی بخشی۔ پھر ایک مدت کے بعد اس شعر کے دوسرے مصرعہ کے مطابق ایک اور سخت ابتلاء پیش آیا۔ جس سے امید ہے کہ کسی وقت خدا رہائی دے گا جس طرح چاہے گا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۲)

(۶) "ایک دن ہمیں اتفاقاً پچاس روپے کی ضرورت پیش آئی۔ اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی حالت گزرتی ہے۔ اس وقت ہمارے پاس کچھ نہ تھا سو جب ہم صبح کے وقت سیر کے واسطے گئے۔ تو اس ضرورت کے خیال نے ہم کو یہ جوش دیا کہ اس جنگل میں دعا کریں۔ پس ہم نے پوشیدہ جگہ میں جا کر اس نہر کے کنارے پر دعا کی جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر بٹالہ کی طرف واقع ہے۔ جب ہم دعا کر چکے تو دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں"۔

تب ہم خوش ہو کر قادیان کی طرف واپس آئے اور بازار کا رخ کیا تاکہ ڈاک خانہ سے دریافت کریں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں چنانچہ ہمیں ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ پچاس روپے لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً وہ روپیہ اسی دن یا دوسرے دن ہمیں مل گیا۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۳۴)

(۷) "ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی۔ کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہوگئے۔ جن سے کاربنکل کا اندیشہ تھا۔ تب میں دعا میں مصروف ہوا تو یہ الہام ہوا

والموت اذا عسعس

یعنی قسم ہے موت کی جبکہ ہٹائی جائے۔ چنانچہ یہ الہام بھی ایسا پورا ہوا کہ اس وقت سے لیکر ہمیشہ ہماری زندگی کا ہر ایک سیکنڈ ایک نشان ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۵)

(۸) "مرزا اعظم بیگ سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ہمارے بعض بے دخل شرکاء کی طرف سے ہماری جائداد کی ملکیت میں حصہ دار بننے کے لئے ہم پر نالش دائر کی۔ اور ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم اپنی فتح یابی کا یقین رکھ کر جواب دہی میں مصروف ہوئے مَیں نے جب اس بارہ میں دعا کی تو خدا علیم کی طرف سے مجھے الہام ہوا۔

اجیب کل دعائک الا فی شرکائک

پس میں نے سب عزیزوں کو جمع کر کے کھول کر سنا دیا کہ خدا تعالےٰ علیم نے مجھے خبر دی ہے کہ تم اس مقدمہ میں ہرگز فتح یاب نہ ہوگے اس لئے اس سے دستبردار ہو جانا چاہیئے لیکن انہوں نے ظاہری وجوہات اور اسباب پر نظر کر کے اپنی فتح یابی کو یقینی خیال کر کے میری بات کی قدر نہ کی۔ اور مقدمہ کی پیروی شروع کر دی۔ اور عدالت ماتحت میں میرے بھائی کو فتح بھی ہوگئی۔ لیکن خدائے عالم الغیب کی وحی کے برخلاف کس طرح ہو سکتا تھا بالآخر چیف کورٹ میں میرے بھائی کو شکست ہوئی۔ اور اس طرح اس الہام کی صداقت سب پر ظاہر ہوگئی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۲/۲۱۳)

(۹) "مجھے اپنے مرض ذیابیطس کی وجہ سے آنکھوں کا بہت اندیشہ تھا کیونکہ اس مرض کے غلبہ سے آنکھ کی بینائی کم ہو جایا کرتی ہے۔ اور نزول الماء ہو جاتا ہے۔ اس اندیشہ کی وجہ سے دعا کی گئی تو الہام ہوا کہ

نزلت الرحمة علیٰ ثلاث العین وعلی الاخریین

یعنی رحمت تین اعضاء پر نازل ہوگی ایک تو آنکھ اور دو اور عضو۔ اس جگہ آنکھ کا ذکر تو کر دیا۔ لیکن دو باقی اعضاء کی تصریح نہیں فرمائی۔ مگر لوگ کہا کرتے ہیں کہ زندگی کا لطف تین عضو کے ذریعہ ہی ہے۔ آنکھ۔ کان۔ پران۔ اس الہام کے پورا ہونے کی کیفیت اس سے معلوم ہو سکتی ہے کہ قریباً اٹھارہ سال سے یہ مرض مجھے لاحق ہے۔ اور ڈاکٹر اور حکیم لوگ جانتے ہیں۔ کہ اس مرض میں آنکھوں کو کیسا اندیشہ ہوتا ہے پھر کونسی طاقت ہے جس نے پہلے سے خبر دے دی کہ یہ قانون تجھ پر توڑ دیا جائے گا۔ اور بعد میں ایسا ہی کر کے دکھا دیا۔ کیا یہ انسان کا کام ہے۔ ایسی مرض کی حالت میں دعوے کرنا تو درکنار کون ہے جو عین تندرستی اور جوانی کی حالت میں بھی دعوے کر سکے۔ کہ میری آنکھیں فلاں وقت تک محفوظ رہیں گی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۵/۲۱۶)

(۱۰) "علی محمد خان صاحب نواب جھجر نے لدھیانہ میں ایک غلہ منڈی بنائی تھی کسی شخص کی شرارت کے سبب ان کی منڈی بے رونق ہوگئی اور بہت نقصان ہونے لگا۔ تب انہوں نے دعا کے لئے میری طرف رجوع کیا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ نواب صاحب کی طرف سے میرے پاس کوئی خط اس خاص امر کے لئے دعا کے بارے میں آتا۔ میں نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ خبر پائی کہ اس مضمون کا خط نواب صاحب موصوف کی طرف سے آئے گا۔ چنانچہ میں نے اس واقعہ کی خبر اپنے خط کے ذریعہ سے نواب محمد علی خان مرحوم کو قبل از وقت دے دی۔ اور ایسا اتفاق ہوا۔ کہ اس طرف سے تو میرا خط روانہ ہوا اور اسی دن ان کی طرف سے اسی مضمون کا خط میری طرف روانہ ہو گیا۔ جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ جس کی روانگی کی میں نے اسی وقت ان کو خبر دے دی تھی کہ گویا ایک ہاتھ سے انہوں نے ڈاک میں چٹھی ڈالی اور دوسرے ہاتھ سے وہی خط میرا ان کو مل گیا۔ جس میں اس روانہ شدہ چٹھی کا مضمون ان کے ذکر تھا۔ تب تو نواب محمد علی خان خط کو پڑھ کر ایک عالم سکتہ میں آ گئے۔ اور تعجب کیا کہ یہ راز کا خط جس کو میں نے ابھی ڈاک میں روانہ کیا کیونکر اس کا حال ظاہر کیا گیا۔ اس عالم الغیب نے ان کے ایمان کو بہت قوت دی۔ چنانچہ انہوں نے بارہا مجھے بتلایا۔ کہ اس خط سے خدا پر میرا ایمان بہت بڑھ گیا۔ اس خط کو وہ ہمیشہ اپنی کتاب جیبی میں بطور تبرک رکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے خلیفہ محمد حسین کو بھی جو وزیر اعظم پٹیالہ تھے بڑے تعجب سے وہ خط دکھایا۔ اور موت سے ایک دن پہلے پھر اس خط کو مجھے دکھایا کہ میں نے اپنی جیبی کتاب میں رکھ لیا تھا۔ اور اس نشان کے ساتھ دوسرا نشان یہ ہے کہ جب عالم کشف میں ان کا دوسرا خط مجھ کو ملا۔ جس میں بہت بیقراری ظاہر کی گئی تھی۔ میں نے اس جواب کے خط کو پڑھ کر ان کے لئے دعا کی اور مجھ کو الہام ہوا "کچھ عرصہ کے لئے یہ روک اٹھا دی جائے گی اور ان کو اس غم سے نجات دی جائیگی"

میرا الہام ان کو اسی خط میں لکھ کر بھیجا گیا تھا۔ جو زیادہ تر تعجب کا موجب ہوا۔ چنانچہ وہ الہام جلد تر پورا ہوا۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد ان کی منڈی بہت عمدہ طور پر بارونق ہوگئی۔ اور روک اٹھ گئی اس نشان میں دو نشان ظاہر ہوئے اول۔ قبل از وقت اطلاع دینا کہ ایسا واقعہ پیش آنے والا ہے دوم۔ قبولیت دعا سے اطلاع ہونا کہ منڈی پھر بارونق ہو جائیگی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۸/۲۱۹)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تقویٰ کے حصول کے ذرائع اور اُسکی ضرورت و اہمیّت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ اسلام افریقہ سنگاپور

(۲)

تقویٰ شعاری پر مزید زور دیتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو نظم میں فرماتے ہیں ؎

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے
کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لقا ہے
یہی آئینۂ خالق نما ہے
یہی اک جوہر سیف دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخر شانِ اولیا ہے
بجز تقوےٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے
اگر سوچو یہی دار الجزا ہے
مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
عجب گوہر ہے جس کا نام تقوےٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقوےٰ
سنو ہے حاصلِ اسلام تقوےٰ
خدا کا عشق ہے اور جام تقویٰ
مسلمانو بناؤ تام تقوےٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر تقویٰ کی اہمیت کے بیان میں اور اپنی جماعت کے لئے تقویٰ شعاری کو ضروری قرار دیتے ہوئے حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقوےٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنّ اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے اسی طرح معصیت بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار منہ کو سیاہ کر دیتا ہے ..... اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا ..... تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت و قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں"۔

آئیے اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشاداتِ عالیہ اور تقویٰ کے بارہ میں تاکیدات کے پیشِ نظر اپنے نفسوں کو ٹٹولیں اور خاص طور پر جائزہ لیں اور اپنا محاسبہ کر کے دیکھیں کہ کہیں ہمارے دل کے کسی کونے کو بھی کسی گناہ صغیرہ یا کبیرہ کا سیاہ دھبہ یا داغ تو نہیں گھیرے ہوئے اور اگر ہمیں کوئی چھوٹے سے چھوٹا بلکہ ایک ایٹم سے بھی چھوٹا کوئی ایسا داغ نظر آئے تو آئیے آج ہی اسے سچی توبہ اور استغفار کے ذریعہ سے دھو ڈالیں اور آئندہ ہمیشہ کے لئے احتیاط کریں کہ کبھی کسی چھوٹے سے چھوٹے گناہ کا چھوٹے سے چھوٹا داغ بھی ہمارے دل کے کسی حصے کو سیاہ کرنے نہ پائے اور تقویٰ شعاری کا ہم وہ پاک نمونہ دنیا میں قائم کریں جسے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے آئیے آج ہم یہ عہد کریں کہ ہم کسی شیطانی طاقت کو اپنے نفس پر غلبہ نہیں پانے دیں گے اور حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق کل دنیوی کاروبار و معاملات اور عمل اور ذمہ داریوں سے بڑھ کر ہمارے دل ہر دم اس فکر میں مشغول رہیں گے کہ ان میں تقوےٰ ہے یا نہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دلی تڑپ اور نہایت درد سے اس خواہش کا اظہار فرماتے ہیں کہ بنی نوع انسان میں خوفِ خدا اور تقویٰ کا بیج بونے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھیجا ہے اور یہی ہماری دن رات دعا ہے کہ ہماری جماعت صحیح رنگ میں تقویٰ پر قدم مارنے والی بن جائے حضور جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کرے میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غش اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی جب تک جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اسکے شاملِ حال نہیں ہو سکتی"۔

آگے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"متقی بننے کے واسطے یہی ضروری ہے کہ بعد اسکے کہ موٹی باتوں جیسے زنا چوری تلفِ حقوق۔ ریا عجب حقارت بخل کے ترک میں پختہ ہو ویسے اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے اُن کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں بھی ترقی کرے لوگوں سے مروت خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آوے خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے حسنات کے مقامِ محمود تلاش کرے ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی دراصل متقی ہوتے ہیں"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی رضا کی راہوں پر چلنے والے اور تقویٰ کی راہوں پر ہمیشہ گامزن رہنے والے بن جائیں اور ہماری تقوےٰ شعاری اور نیک نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ معیار کے مطابق ہو اور ہماری آئندہ نسلیں بھی تقویٰ کی نعمت سے مالامال رہیں اور شیطان اور دجال کا رعب ان سے کوسوں دور رہے۔ آمین۔ بالآخر عرض ہے تقویٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ اس کے منشاء اور حکم کے بغیر ہمیں تقوےٰ کی توفیق ملنا بھی محال ہے اسی لئے سیدنا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِی تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا۔

اے خدا میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک فرما۔ کیونکہ تو ہی بہترین طور پر پاک کرنے والا ہے اور تو اس کا ولی و مولیٰ ہے۔ آمین

دعائے مغفرت

میری اہلیہ سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۶۹ء بوقت ۲½ بجے صبح بوجہ حرکتِ قلب بند ہونے کے فوت ہو گئی انا للّٰہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نہایت خدمت گزار دعاگو۔ تہجد گزار منکسر المزاج صابر و شاکر اطاعت شعار خاتون تھیں ایک رؤیا کی بناء پر تقریباً ۵۷-۱۹۵۶ء میں احمدیت میں داخل ہوئیں بتایا کرتی تھیں کہ میں روزہ سے تھی اور سوئی ہوئی تھی کہ خواب میں دیکھا ایک طرف چاند اور دوسری طرف سورج اور درمیان میں نہایت خوبصورت اور بارعب بزرگ ہیں جن کے چہرہ سے چاند اور سورج کی طرح کرنیں نکل رہی ہیں۔ میں حیرانی سے کسی سے دریافت کرتی ہوں کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ کسی نے کہا تمہیں نہیں معلوم یہ حضرت امام المہدی علیہ السلام ہیں — جب یہ خواب انہوں نے مجھے سنائی تو میں نے حضرت مسیح موعود۔ حضرت خلیفہ اوّل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تصاویر دکھائیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تصویر دیکھ کر کہا کہ یہ بزرگ ہیں جن کی میں نے زیارت کی تھی اور اسی دن احمدیت قبول کر لی — مرحومہ کا جنازہ لائلپور سے ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جنازہ پڑھائی — احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اپنی رحمت سے اعلیٰ مقام عطا فرماوے — آمین

(سیدہ محمد معتز شاہ [illegible])

لجنات توجّہ کریں

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال یکم اکتوبر سے شروع ہوتا ہے۔ اگر پہلے ماہ سے ہی بجٹ پورا کرنے کی طرف توجہ نہ کی جائے تو پھر آخر میں بجٹ پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے ماہ اکتوبر کا گوشوارہ مصباح میں اشاعت کے لئے جا چکا ہے۔ اس ماہ میں آمد متوقع آمد سے کم ہوئی ہے۔ تمام لجنات اس بات کا خیال رکھیں کہ اپنے معیارِ قربانی کو گرنے نہ دیں۔ اگر وہ لجنات جو نادہندہ ہیں چندہ بھجوانا شروع کر دیں تو ہمارا چندہ بہت زیادہ ہو سکتا ہے۔ پاکستان کی کُل قریباً سوا چار سو لجنات میں سے ماہِ اکتوبر میں ۷۰ لجنات کی طرف سے، ۲۱ ناصرات کی طرف سے ممبری کا چندہ موصول ہوا ہے۔

خاکسار مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

احباب محتاط رہیں

یوسف مبارک احمد ولد قاضی محمد ابراہیم صاحب سکنہ لاہور چھاؤنی کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے مختلف نظارتوں کی جعلی مہریں بنوائی ہوئی ہیں۔ وہ مہریں لگا کر اور جعلی دستخط کر کے مختلف حیلے بہانوں کے ساتھ لوگوں سے روپیہ بٹورتے رہتے ہیں۔

حُلیہ:- ایک کان خراب ہے۔ اس کے سینہ پر جلنے کا داغ ہے۔ قد تقریباً سوا پانچ فٹ۔ عمر ۲۵، ۲۶ سال۔

یوسف مبارک مکرم بشیر الدین کمال صاحب قائد خدام الاحمدیہ بہاولپور کے چھوٹے بھائی ہیں۔

احباب ان سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ - ربوہ)

امتحان کمشن محررین صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ان امیدواران کی آگاہی کے لئے جنہوں نے کمشن صدر انجمن احمدیہ کے امتحان میں شرکت کے لئے درخواست دی ہے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ امتحان انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۴ صلح ۱۳۴۹ ہش (۲۴ جنوری ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ دس بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں ہوگا۔ کاغذ قلم ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔ اگر درخواست کے ساتھ تعلیمی سرٹیفکیٹ، تصدیق صدر جماعت یا امیر جماعت مقامی اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نہ بھجوائے گئے ہوں تو ہمراہ لیتے آئیں۔

انٹرویو مورخہ ۲۵ صلح ۱۳۴۹ ہش (۲۵ جنوری ۱۹۷۰ء) کو ۹ بجے صبح نظارت بیت المال (آمد) میں ہوگا۔

اخراجات آمد و رفت بذمہ امیدوار۔

محبوب عالم خالد

سیکرٹری کمشن صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ

تمام مجالس اطفال الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ماہوار کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے مرکز میں ارسال کریں۔ جو مجالس رپورٹ بھجوانے میں سُست ہیں ان کو چاہیئے کہ آئندہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک رپورٹ مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ دیہاتی مجالس کی سہولت کے لئے ایک مختصر رپورٹ فارم تیار کرا دیا ہے۔ یہ فارم مرکز سے طلب کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سُورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنیوالی خواتین

(حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اس سے قبل ۲۶۹۳ خواتین کی شہروار فہرست الفضل میں شائع ہو چکی ہے اب ۲۰ شہروں سے مزید ۱۹۲ خواتین کی طرف سے آیات یاد کرنے کی اطلاع ملی ہے جو درجِ ذیل ہے۔

اب تک ۲۸۸۵ خواتین کی طرف سے آیات یاد کرنے کی اطلاع مل چکی ہے۔

نام شہر	تعداد	نام شہر	تعداد
چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودہا	۹	لطیف نگر فارم	۱۲
جھنگ صدر	۳۱	کُنری	۳۶
لکرالی ضلع گجرات	۱	چک نمبر ۲۷ کا چیلو	۳
بورے والہ	۴	بنوں	۱
لاہور	۱	جیکب آباد	۴
راولپنڈی	۷	سرگودہا	۵۵
لندن	۱	گھوگھیاٹ	۴
لائلپور	۶	نوکوٹ	۱
دُنیاپور	۳	پشاور چھاؤنی	۱
اوچ شریف	۱		
بھوپھوی ملیاں	۱۱	میزان =	۱۹۲

دعائے نعم البدل

میرا نواسہ مورخہ ۳۰ دسمبر بوقت ½ ۱۰ بجے پیدا ہوا اور تقریباً ۲ بجے کے قریب اپنے مولا حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میری لڑکی کو صحتِ کامل عطا فرمائے اور سب کو صبر کرنے کی توفیق دے اور ان کو لمبی عمر والا نعم البدل عطا فرمائے۔

(شیخ عبدالرحیم پان فروش۔ ریلوے روڈ۔ ایجنٹ اخبار الفضل جہلم)

درخواستہائے دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے

(خاکسار لئیق احمد عابد پسر میاں بدرالدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

(۲) خاکسار کے تینوں بچے اور بیوی سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ بہت ہی پریشانی ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیوی بچوں کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور مشکلات سے نجات دے۔ آمین۔

(خاکسار ملک محمد امیر اعوان احمدی معرفت پاک ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ کراچی ۲۹)

نہایت باموقع دکان مکان برائے فروخت

رحمت بازار ربوہ میں نہایت باموقع پلاٹ نمبر ۵/۸ غلہ منڈی جس پر دکان مکان بھی تعمیر شدہ ہے برائے فروخت موجود ہے لڑکیوں کے سکول اور کالج کے بالکل نزدیک بازار اور ریلوے سٹیشن بالکل نزدیک۔ پانی بہترین اور میٹھا۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر سکتے ہیں۔ ربوہ میں چوہدری نسیم احمد صاحب ابن چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم سیالکوٹ ہاؤس غلہ منڈی ربوہ سے بھی بات چیت ہو سکتی ہے۔

غلام مصطفےٰ ملک

F/256 رحمان پورہ لاہور

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۸۱۹

میں ممتاز رشید زوجہ عبدالسلام مبشر ایم اے قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۔۔ ۔۔ ۲۰۰۰/- روپے

۲- زیور طلائی ۱۵ تولے مالیتی ۔۔ ۔۔ ۳۰۰۰/-

۳- گھڑی کلائی دو عدد ۔۔ ۔۔ ۲۴۰/-

کل جائیداد ۔۔ ۔۔ ۵۲۴۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ :- ممتاز زوجہ عبدالسلام مبشر ایم۔ اے۔ ربوہ

گواہ شد :- عبدالسلام مبشر ایم اے ربوہ

گواہ شد :- عطاء اللہ ایم اے صدر موصیان دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۸۲۰

میں مقبول بیگم بیوہ ماسٹر بشیر احمد صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے (۲) طلائی زیور وزنی ایک تولہ ۲۲۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- مقبول بیگم

گواہ شد :- نشاد احمد قریشی پسر موصیہ A/۵۲۶ سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

گواہ شد :- محمد حسین لیکچرار گورنمنٹ کالج سرگودھا

مسل نمبر ۱۹۸۲۱

میں مبشرہ لطیف بنت شیخ عبداللطیف صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اس وقت دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ :- مبشرہ لطیف بنت عبداللطیف صاحب معرفت مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار لائل پور۔ گواہ شد :- عبداللطیف ولد رحمت اللہ صاحب مرحوم۔ گواہ شد :- قریشی سعید احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ۲۵/۶/۶۹

مسل نمبر ۱۹۸۲۲

میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ چوہدری محمد انور صاحب گورایہ قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروزوالا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۔۔ ۵۰۰/- روپے (۲) زیور نو تولے آٹھ ماشے مالیتی ۱۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- امۃ الحفیظ بیگم زوجہ محمد انور گورایہ۔ فیروزوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد :- محمد انور گورایہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروزوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد :- محمد سعید صدر موصیان فیروزوالہ

مسل نمبر ۱۹۸۲۳

میں خیر بی بی زوجہ حاکم خان صاحب مرحوم قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن خانا میانوالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زرعی زمین چار بگھہ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے

۲- نقد ۵۰۰/- روپے

۳- حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- خیر بی بی بیوہ حاکم خان صاحب خانا میانوالی ڈاکخانہ کھوکھر والی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد :- مسعود احمد ولد محمد حسین صاحب دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد :- حاجی خدا بخش

مسل نمبر ۱۹۸۲۴

میں علی محمد ولد صاحب دین صاحب قوم احمدی عمر ۹۰ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن لالیاں ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۲۰/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے مکان واقع لالیاں مالیتی ۔۔ ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- علی محمد ولد صاحب دین صاحب لالیاں ضلع جھنگ۔

گواہ شد :- محمد شریف موصی نمبر ۳۹۳۷ لالیاں

گواہ شد :- فضل حق صدر جماعت احمدیہ لالیاں۔ ضلع جھنگ

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۴/۷/۶۹ کو عزیزہ منیرہ سلطانہ صاحبہ بنت چوہدری مفضل احمد صاحب منیجر لطیف نگر فارم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں بہت سے احباب جماعت شامل ہوئے۔ حافظ مبارک احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

منیرہ سلطانہ کا نکاح ۲۶ دسمبر ۱۹۶۵ء مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو ہزار روپیہ حق مہر چوہدری افضال احمد صاحب ایم۔ ایس سی ابن حکیم سردار محمد صاحب مرحوم آف ڈگری کے ساتھ پڑھا تھا

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

منشی سلطان احمد لطیف نگر فارم ضلع تھرپارکر

جماعتِ احمدیہ کا ۷۸ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کمزوروں کی عزّت و احترام کو بھی قائم کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ جماعت کے جو افراد طاقت اور استطاعت رکھتے ہیں وہ اپنے کمزور بھائیوں کو مدد دیں اور ان کا سہارا بنیں۔ جماعت میں نئے آنے والوں کی کمزوریوں پر پردہ پوشی کی جائے اور ان کے ساتھ ملائمت اور شفقت کا سلوک کیا جائے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم حضور کی ان ہدایات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہم شعائر اللہ کی عزّت و احترام کرنے والے قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مورخہ ۲۷ فتح (۲۷ دسمبر) کو حضور نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ کی سٹیج پر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے بعد حضور نے جلسہ سالانہ کے اجلاس میں ایک نہایت ایمان افروز تقریر ارشاد فرمائی جو کم و بیش دو گھنٹے تک جاری رہی۔ جلسہ میں شامل ہونیوالے ہزارہا احباب نے گہری دلچسپی، کامل سکون اور پورے انہماک کے ساتھ حضور کے زرّیں ارشادات کو سُنا۔

مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کے عَلَمِ انعامی

حضور کی اس نہایت درجہ بصیرت افروز تقریر سے قبل مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی جس کے بعد حضور نے اپنے دستِ مبارک سے مجالسِ خدام الاحمدیہ اور مجالسِ انصار اللہ میں سے اوّل آنیوالی مجالس کو عَلَمِ انعامی عطا فرمائے۔

اِس موقع پر پہلے محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور کی خدمت میں خدام الاحمدیہ کا عَلَمِ انعامی اپنے دستِ مبارک سے عطا کرنے کی درخواست کرتے ہوئے بتایا کہ امسال مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ اور مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور کو عَلَمِ انعامی کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ یہ اعزاز چھوٹی مجالس میں سے پہلی مرتبہ مجلس ڈرگ کو حاصل ہوا ہے (پہلے چھ ماہ عَلَمِ انعامی مجلس ڈرگ روڈ کے پاس رہے گا اور اسکے بعد اسے مجلس لائل پور کی تحویل میں دیدیا جائے گا)۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ امسال کارگزاری کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ سرگودہا دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ کراچی سوم قرار پائی ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے مجلس ڈرگ روڈ اور مجلس لائل پور کے قائدین کو عَلَمِ انعامی عطا فرمایا اور مجلس سرگودہا اور مجلس کراچی کو سنداتِ خوشنودی عطا فرمائیں۔

اس کے بعد محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اعلان کیا کہ امسال انصار اللہ کے کام کے لحاظ سے پہلی دس مجالس انصار اللہ کے نام ترتیب وار یہ ہیں:۔

۱۔ لائل پور ۲۔ کراچی ۳۔ پشاور
۴۔ ربوہ ۵۔ کوئٹہ ۶۔ شیخوپورہ
۷۔ سرگودہا ۸۔ سیالکوٹ ۹۔ جھنگ صدر
۱۰۔ سکھر۔

آپ نے فرمایا کہ اِس لحاظ سے مجلس انصار اللہ لائل پور اوّل قرار دی گئی ہے اس لئے حضور اقدس کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور ازراہِ کرم مجلس انصار اللہ لائل پور کو عَلَمِ انعامی مرحمت فرمائیں۔ چنانچہ حضور نے مکرم زعیم صاحب اعلیٰ مجلس انصار اللہ لائل پور کو اپنے دستِ مبارک سے عَلَمِ انعامی مرحمت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ امتیازی کامیابی متعلقہ مجالسِ خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے لئے مبارک کرے۔

مورخہ ۲۷ فتح (دسمبر) کو نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور مجالسِ خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کو عَلَمِ انعامی عطا فرمانے کے بعد حضور نے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا تقریر سے قبل حضور اقدس کے ارشاد پر مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مشہور نظم کے چند منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سُنائے جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

چونکہ یہ اشعار جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلی جذبات و احساسات کی ترجمانی کرتے تھے اِس لئے سامعینِ جلسہ ان سے بہت متاثر ہوئے اور وقتاً فوقتاً مختلف اسلامی نعروں کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔

نئی کُتب کا تعارف

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر کے آغاز میں احباب کو چند ایسی نئی کتب خریدنے کی تحریک فرمائی جو حال ہی میں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک قرآنِ کریم کا انگریزی ترجمہ مع مختصر تفسیر ہے جسے وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ حضور نے فرمایا انگریزی ترجمۃ القرآن مع تفصیلی تفسیر چار جلدوں میں اس سے پہلے شائع ہو چکا ہے لیکن وہ بہت ضخیم تفسیر تھی اِس لئے ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ تفسیر صغیر کے طریق پر ترجمہ اور مختصر تفسیر علیحدہ شائع کی جائے۔ سو اب یہ ضرورت پوری کر دی گئی ہے۔ یہ ترجمہ نہایت خوشخط اچھے کاغذ پر حسین روحانی مضامین پر مشتمل ہے۔ جماعت کے انگریزی دان طبقہ کو چاہیئے کہ وہ اسے ضرور حاصل کرے۔ اسے اپنے مطالعہ میں رکھے اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دے اور اس کی اشاعت کو وسیع کرنے کی کوشش کرے۔

حضور نے سورہ فاتحہ کی تفسیر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خریدنے کی بھی تحریک فرمائی۔ یہ تفسیر ادارۃ المصنفین ربوہ کی طرف سے دیدہ زیب طریق پر شائع ہوئی ہے حضور نے فرمایا جن لوگوں نے اس کا مطالعہ کیا ہے ان پر اس کا خاص اثر ہوا ہے۔ اسے پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُس چیلنج کی اہمیت کا بھی پتہ چلتا ہے جو حضور نے عیسائی پادریوں کو سورہ فاتحہ کے متعلق دیا تھا اور جس کا مقابلہ کرنے سے وہ قاصر رہے تھے۔ حضور نے فرمایا یہ تفسیر گویا پورے قرآن مجید کی آؤٹ لائن ہے۔ ہمارے ہر نوجوان کو ہمیشہ یہ اپنے پاس رکھنی چاہیئے اور ہمیشہ اس کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ حضور نے دیگر جن کتب کے خریدنے کی تحریک فرمائی ان میں یہ کتب بھی شامل ہیں:۔ تاریخ احمدیت جلد نہم (۱۹۴۴ء سے لے کر ۱۹۴۷ء میں قادیان سے ہجرت تک کے تمام اہم واقعات پر مشتمل)۔ تذکرہ ایڈیشن سوم (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام الہام و کشوف کا مجموعہ) رُوحانی خزائن کی نئی جلد (براہینِ احمدیہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے چار حصّے)۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (انگریزی) از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (جو انگلستان میں شائع کی گئی ہے) تعبیر الرؤیا مؤلفہ مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے کراچی (حضرت امام محمد بن سیرین کی مشہور تصنیف تعبیر الرؤیا العفیر کا اردو ترجمہ) اصحابِ احمد جلد سوم (مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے) کشمیر کی کہانی (مؤلفہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب) اور احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک (مؤلفہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری) انفاخِ قدسیہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تین تقاریر کا مجموعہ جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء میں جماعت کی تربیت اور تزکیۂ نفس کے لئے فرمائی تھیں)

آخر میں حضور نے روزنامہ الفضل، ماہنامہ الفرقان اور ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت کی بھی تحریک فرمائی۔

(باقی)

درخواستِ دعا

خاکسار لمبے عرصے سے دردوں کی وجہ سے بیمار ہے نیز میرا لڑکا بھی بیمار رہتا ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اور میرے بچّہ کو صحت عطا فرماوے۔

(محمد رمضان رحمت بازار ربوہ)

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء کیلئے ضروری اطلاع

جامعہ احمدیہ ربوہ کے اساتذہ و طلباء مطلع رہیں کہ جلسہ سالانہ کے بعد جامعہ احمدیہ ۱۰ جنوری کو صبح ساڑھے سات بجے کھل جائے گا۔ اسمبلی ۷ بج کر ۴۰ منٹ پر ہوگی اور حاضری لی جائے گی۔ تمام طلباء وقت پر جامعہ میں حاضر ہو جائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴